سوال

(145)شہید کا اجر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی مسلمان فلسطین کی پاک سرزمین میں جاکر یہودیوں کے خلاف جنگ کرتا ہے اور مارا جاتا ہے تو کیا اسے شہید شمار کیا جائے گا؟ اور کیا اس شہادت کی وجہ سے اس کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف ہوجائیں گے خواہ اس نے فرائض کی ادائی میں کوتاہی کی ہو یا بعض حرام کام کیئے ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر وہ مسلمان جو کلمہ گو ہے اور توحید ورسالت پر اس کا ایمان کامل ہے اور وہ اسلام کے متعلق کوئی ایسی بات بھی نہیں کہتا جو اسے دائرہ اسلام سے خارج کردے تو ایسا شخص اگر کفار و مشرکین یا یہود ونصاریٰ کے خلاف جہاد کرتا ہوا مارا جائے تو اسے شہید شمار کیا جائے گا۔ اس پر شہیدوں کا حکم نافذ ہوگا چنانچہ اسے غسل نہیں دیا جائے گا اور نہ کفن ہی پہنایا جائے گا بلکہ انہیں کپڑوں میں دفن کردیا جائے گا جو بوقت شہادت اس کے بدن پر تھے۔ تاکہ قیامت کہ دن اس کے خون اور زخم اس کی شہادت کی گواہی دیں۔

رہی یہ بات کہ اس کی جنگ اللہ کی راہ میں شمار ہوگی یا نہیں؟ تو اس کا تعلق اس کی نیت سے ہے کیونکہ دین اسلام میں ہر عمل کا دارومدار نیت اور اس مقصد وغایت پر ہوتا ہے جس کے لیے یہ عمل کیا جائے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اِنّ اللہ لا یَنظُرِ اِلی أَجسامِکم، ولااِلی صُورِکُم، ولکِن یَنظُرِ اِلی قُلُوبِکُم"

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دل دیکھتا ہے''

بلا شبہ جہاد کوئی دنیوی کام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عبادت اور تقرب الی اللہ کا عظیم ذریعہ ہے۔ اس لیے تمام عبادتوں کی طرح اس میں بھی ضروری ہے کہ یہ عبادت خالصةً اللہ کے لیے ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی غرض وغایت مثلاً شہرت کی خواہش یا جواں مردی کے اظہار کے لیے یا کسی سے انتقام لینے کے لیے یہ کام انجام نہ دیا جائے۔ اگر کسی دنیوی غرض کے لیے کسی نے جہاد کیا تو یہ جہاد اللہ کی راہ میں نہیں ہے جس کا انعام جنت ہے بلکہ یہ ریا کاری ہے جس کا انجام جہنم ہے۔بخاری ومسلم کی صحیح حدیث ہے کہ ایک بدو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک شخص مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے ایک شخص تعریف وتوصیف کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص اپنی حیثیت ظاہر کرنے کے لیے لڑتا ہے ان میں سے کون اللہ کی راہ میں شمار کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"

"مَن قاتَلَ لِتَکُونَ کَلِمَةُ اللّٰہِ ہِیَ الْعُلیا, فَہُوَفِی سَبِیلِ اللّٰہِ"

جس نے اس مقصد کے لیے جنگ کی کہ اللہ کا دین غالب ہو وہی جنگ اللہ کی راہ میں ہے۔

رہا یہ سوال کہ شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ گناہ کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ ایک وہ گناہ جن کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہوتا ہے مثلاً کسی کا مال چرالیا یا چھین لیا۔ یا کسی کا قرض باقی ہے تو اس قسم کے گناہ شہادت کی وجہ سے معاف نہیں ہوتے ہیں کیونکہ ان کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ یہ حق جب تک متعلقہ بندے کو ادا نہیں کر دیا جاتا تب تک گناہ معاف نہیں ہوتا۔ مسلم شریف کی حدیث ہے۔

"يُغفرُ للشّهيدِ كُلُّ ذَنبٍ إلاّ الدَّين"

''شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں سوائے قرض کے''

2۔ رہے وہ گناہ جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے مثلاً نماز ترک کرنا شراب پینا وغیرہ وغیرہ تو اس قسم کے گناہ بلاشبہ جہاد کی وجہ سے معاف ہوجاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے واضح حدیث یہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اَلقتلَى ثَلاثَةٌ : رَجُلٌ مُؤمِنٌ قَاتَلَ بِنَفسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ العَدُوَّ قَاتَلَهُم حَتَّى يُقتَلَ , فَذَلِكَ الشَّهِيدُ المُمتَحَنُ فِي خَيمَةِ اللَّهِ تَحتَ عَرشِهِ , لا يَفضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَرَجُلٌ مُؤمِنٌ قَرَفَ عَلَى نَفسِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالخَطَايَا جَاهَدَ بِنَفسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ العَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقتَلَ، مُحِيَت ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ , إِنَّ السَّيفَ مَحَّاءُ الخَطَايَا , وَأُدخِلَ مِن أَيِّ أَبوَابِ الجَنَّةِ شَاءَ , فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبوَابٍ , وَلِجَهَنَّمَ سَبعَةَ أَبوَابٍ , وَبَعضُهَا أَفضَلُ مِن بَعضٍ، وَرَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفسِهِ وَمَالِهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ العَدُوَّ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يُقتَلَ فَإِنَّ ذَلِكَ فِي النَّارِ , السَّيفُ لا يَمحُو النِّفَاقَ "

یعنی مقتولین تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ مومن و متقی بندہ جو اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہوتا ہے۔ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی ہے تو جنگ کرتا ہے حتی کہ مارا جاتا ہے تو وہ شہید ہے اور اس کا مقام انبیاء کے برابر ہے۔ دوسرا وہ مجاہد شخص ہے جس نے اچھے اور برے دونوں طرح کے عمل کیے ہوئے۔ وہ اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہوتا ہے جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی ہے تو جنگ کرتا ہے حتی کہ مارا جاتا ہے تو یہ شہادت اس کے گناہوں کا کفارہ ہے یعنی اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ جنتی ہوتا ہے تیسرا وہ ہے جو منافق ہے جو اپنے نفس مال کے زریعہ سے جہاد کرتے ہوئے مارا جاتا ہے ایسا شخص جہنم میں جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان کے بعد اس بات میں کسی قسم کے شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ شہادت تمام گناہوں کے لیے کفارہ ہے بعض فرائض میں کوتاہی ہو یا بعض حرام کام سرزد ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ البتہ لوگ جو اسلامی نام رکھتے ہیں اور مسلمان کہلائے جاتے ہیں لیکن حقیقتاً اسلام سے ان کا کوئی رشتہ نہیں ہے بلکہ وہ وقتاً فوقتاً اسلام کی شان میں گستاخیاں کرتے رہتے ہیں تو شہادت ان کے گناہوں کا کفارہ نہیں بن سکتی چاہے وہ یہودیوں کے خلاف جنگ کرتے ہوئے ہی کیوں نہ مارے جائیں۔ کیونکہ ایسے لوگ درحقیقت مرتد و ملحد ہوچکے ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد: 1، صفحہ: 372

محدث فتویٰ